ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-17

ماخذ تحقیقی مجلہ

خضرہ
ایم فل سکالر، شعبہ اردو، شہید بے نظیر بھٹو وومن یونیورسٹی، پشاور
ماہین بی بی
ایم فل سکالر، شعبہ اردو، شہید بے نظیر بھٹو وومن یونیورسٹی، پشاور
کائنات گل
ایم فل سکالر، شعبہ اردو، شہید بے نظیر بھٹو وومن یونیورسٹی، پشاور

منور رانا کے شعری مجموعہ "جنگلی پھول" میں مزاحمتی عناصر کا جائزہ

Khizra
M. Phil Scholar, Department Urdu, Shaheed Benazir Bhutto Women University Peshawar.
Maheen bibi
MPhil Scholar, Department Urdu, Shaheed Benazir Bhutto Women University Peshawar.
Kainat Gull
MPhil Scholar, Department Urdu, Shaheed Benazir Bhutto Women University Peshawar.
***Corresponding Author:** khizrashah544972@gmail.com

Analysis of revolting elements in Munowar Rana's poetry collection "Jangli Phool"

The word "Muzahmat"is an Arabic word. For which the word protest, resistance and resentment is used in English. In the Urdu dictionary "Muzahmat" is used in the sense of "blocking, prohibition, defense, collision with a viral enemy". The term "Resistance" refers to rebellion against all the wrong attitudes, which a person considers harmful. Literature is the expression of all the behavior and feeling. Munowar Rana is counted among the poets of the present era, who's seeing the political, economic, and social injustices, raised his voice against the government in a very bold manner. Being a resistance poet there is

resistance against all the modern attitudes which have started to destroy the roots of the human race. Summary if you look at the elements of resistance in Munowar Rana's poetry collection "Jangli Phool" then in Munowar Rana's poetry, his criticism is visible against the government , Judiciary, modern customs and traditions of modern society, and communalism.

Keywords: *Munowar Rana's Jangli Phool, resistance, Judiciary, Communalism, Protest, resentment, Muzahmat*

منور رانا کا شمار عہد حاضر کے ان شعرا کی صف میں ہوتا ہے۔ جنہوں نے سیاسی، معاشی، اور معاشرتی نا انصافیوں کو دیکھ کر نہایت بے باکانہ انداز کے ساتھ حکومتی رویوں کے خلاف آواز اٹھائی۔ آپ ایک مزاحمت پسند شاعر ہے آپ کی شاعری میں دور حاضر کے ان تمام رویوں کے خلاف مزاحمت موجود ہیں، جس نے نسل انسانی کی جڑیں کھوکھلی کرنا شروع کر دی ہیں۔ڈاکٹر سروشہ نسرین اپنی کتاب میں منور رانا کی شاعری کے متعلق تحریر کرتی ہیں:

منور رانا نے اپنے اشعار میں سیاست کے موضوع کو اپنے طنز کے تیروں کا خاص نشانہ بنایا ہے، عصر حاضر کے تقاضوں اور عصری مسائل پر بھی انہوں نے پوری توجہ مرکوز کی ہے دور حاضر میں زبردست مادی ارتقاء کے ساتھ ساتھ عملی، تہذیبی، رومانی، اخلاقی زوال زندگی کا نقشہ ابھر کر سامنے آیا ہے۔ رانا صاحب اس سے بے حد دل برداشتہ ہوئے ہیں۔ فرقہ وارانہ فسادات، رنگ ونسل کے تنازعے، بزرگوں کی بے قدری رشتوں کی پامالی، وضعداری طرح داری اور وفاداری کا فقدان، معاشرے، سیاست ومذہب میں طرح طرح کی بدعنوانیاں مسائل عدم مساوات، مسائل عدم تحفظ اور مسائل عدم انصاف سوہان روح بنے ہوئے ہیں۔ فرقہ وارانہ فسادات، آپسی نااتفاقی، سفاکانہ جارحیت وبربریت کے واقعات سے وہ بے حد متاثر نظر آتے ہیں۔(1)

"مزاحمت" عربی زبان کا لفظ ہے، جو انگریزی میں "Resentment،Resistance،Protest" کے مترادف استعمال ہوتا ہے۔ اردو لغت میں اس کے مفہوم میں روکاوٹ، ممانعت، مدافعت اور حریف یا دشمن کے ساتھ ٹکرانے کی کیفیات شامل ہیں۔ اصطلاحی طور پر، مزاحمت سے مراد ہے کہ انسان ان تمام ناراست رویوں کے خلاف بغاوت کرتا ہے جو اسے نقصان دہ محسوس ہوتے ہیں۔

ادب انسان کی داخلی کیفیات اور سماجی برتاؤ کا عکاس ہوتا ہے۔ شاعر وادیب چونکہ سماج کے حساس کردار ہوتے ہیں، ان کی جذباتی حساسیت عام لوگوں سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔ یہی حساسیت بعض شعرا کی تخلیقات میں

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-17

ماخذ تحقیقی مجلہ

مزاحمت کے عنصر کو نمایاں کرتی ہے۔ یہ مزاحمتی رویہ وہ جذبات ہے جو ہر فرد میں موجود ہوتا ہے لیکن اکثر ظاہری شکل میں نہیں آتا۔ اس مزاحمت کی عکاسی سماج اور حکومت وقت کی طرف سے نافذ کردہ مظالم کے پس منظر میں ہوتی ہے، جو طاقت کے بل بوتے پر عوام کی زبانوں پر تالے اور آنکھوں پر پٹیاں باندھ دیتے ہیں۔

تاریخی طور پر، کچھ خود سر اور باغی کردار مثلاً جعفر زٹلی نے حکومت وقت کے ظلم و جبر کے خلاف مزاحمت کی ہے۔ منور رانا بھی ایسے مزاحمتی کرداروں میں شامل ہیں جنہوں نے اپنے وقت کی ستم ظریفی کے خلاف بلند آواز میں احتجاج کیا۔ منور رانا نے شاعری اور نثر دونوں میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے، اور ان کے نو شعری مجموعے منظر عام پر آچکے ہیں، جن میں "جنگلی پھول" ان کا چوتھا شعری مجموعہ ہے اور مذکورہ بحث مقالے کی تحقیق کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔

منور رانا کی شاعری میں مزاحمت کا عنصر ایک مضبوط اور توانا شکل میں ابھرتا ہے۔ "جنگلی پھول" میں، وہ حاکم وقت کے ظلم و ستم کے خلاف بے خوفی کے ساتھ اپنی آواز بلند کرتے ہیں۔ ان کی شاعری میں موجودہ سیاسی حالات پر ان کا موقف واضح اور صاف ہے، جو ان کے مزاحمتی رویے کو مزید اجاگر کرتا ہے۔

اس ضمن میں، منور رانا کے شعری مجموعے "جنگلی پھول" سے اقتباس ملاحظہ ہو، جو ان کے مزاحمتی رویے کو وضاحت دیتا ہے۔

عجیب کھیل ہے دنیا تری سیاست کا
میں پیدلوں سے پٹا ہوں وزیر ہوتے ہوئے
یہ احتجاج کی دھن کا خیال رکھتے ہیں
پرندے چپ نہیں رہتے اسیر ہوتے ہوئے
نئے طریقے سے میں نے یہ جنگ جیتی ہے
کمان پھینک دی ترکش میں تیر ہوتے ہوئے (2)

منور رانا کو حقیقت پسند شاعر کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔ ان کی شاعری میں سماج اور سماج میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کی جیتی جاگتی تصویریں موجود ہیں، جو ان کی گہری مشاہداتی بصیرت کا ثبوت ہیں۔ رانا کی شاعری کا مرکز و محور سماجی، سیاسی، اور اقتصادی مسائل ہیں، جنہیں وہ عہد حاضر کی پیچیدہ صورت حال میں نسل انسانی کے لیے ایک دیمک کی طرح چھانے والی برائیوں کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-17

کئی گھروں کو نگلنے کے بعد آتی ہے

مدد بھی شہر کے جلنے کے بعد آتی ہے(3)

منور رانا کے شعری مجموعے "جنگلی پھول" سے شامل بالا الذکر شعر میں شہر کے جلنے کا منظر، دراصل حکامِ اعلیٰ کے کردار پر ایک کڑی تنقید ہے۔ یہاں "شہر کا جلنا" ایک علامت ہے جو اس بات کا اشارہ کرتی ہے کہ اگر عوام اپنے مسائل اور مشکلات کو اجاگر کرنا چاہتے ہیں تو انہیں اپنے گھروں اور شہروں کو جلا کر ہی حکام کی توجہ حاصل کرنی پڑتی ہے۔ یہ طنز اس حقیقت کی عکاسی کرتا ہے کہ حکام کی توجہ حاصل کرنے کے لیے ایسے غیر معمولی اور تخریبی اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے، جو دراصل ان کی عدم توجہی اور سماجی مسائل کے خلاف عدم سنجیدگی کو بے نقاب کرتا ہے رانا کے اس شعر میں شہر کے جلنے کا منظر دراصل حکامِ اعلیٰ کے کردار پر ایک کڑی تنقید ہے۔ یہاں "شہر کا جلنا" ایک علامت ہے جو اس بات کا اشارہ کرتی ہے کہ اگر عوام اپنے مسائل اور مشکلات کو اجاگر کرنا چاہتے ہیں تو انہیں اپنے گھروں اور شہروں کو جلا کر ہی حکام کی توجہ حاصل کرنی پڑتی ہے۔ یہ طنز اس حقیقت کی عکاسی کرتا ہے کہ حکام کی توجہ حاصل کرنے کے لیے ایسے غیر معمولی اور تخریبی اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے، جو دراصل ان کی عدم توجہی اور سماجی مسائل کے خلاف عدم سنجیدگی کو بے نقاب کرتا ہے۔ وہ مزید لکھتے ہیں:

چلو امداد کرنا سیکھ لے ہم بھی حکومت سے

یہ پکا گھر گرا دیتی ہے کچا گھر بناتی ہے(4)

شکایتیں تو ہمیں موسم بہار سے ہیں

خزاں تو پھولنے پھلنے کے بعد آتی ہے(5)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

جلا کر راکھ کر دیتی ہے اک لمحے میں شہروں کو

سیاست بستیوں کو روز کوڑا گھر بناتی ہے(6)

علاوہ ازیں، منور رانا کے شعری مجموعے "جنگلی پھول" میں صرف حکومت وقت کی کارروائیوں کے خلاف مزاحمت ہی نہیں، بلکہ عدلیہ کے نظام پر بھی شدید تنقید کی گئی ہے۔ رانا نے اس مجموعے میں عدلیہ کے اس اندھے اور ناکام نظام پر اعتراض کیا ہے، جس پر عوام انصاف کی امید لگا کر چلتے ہیں مگر مایوس لوٹتے ہیں۔ اقتباس ملاحظہ ہو:

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-17

ماخذ تحقیقی مجلہ

عدالت میں گواہی کے لیے لاشیں نہیں آتیں
وہ آنکھیں بجھ چکی ہے پھر بھی چشمہ بول سکتا ہے
بہت سی کرسیاں اس ملک میں لاشوں پہ رکھی ہیں
یہ وہ سچ ہے جسے جھوٹے سے جھوٹا بول سکتا ہے(7)

منور رانا کی شاعری میں صرف حکومت، سیاست، اور عدلیہ کے خلاف ہی مزاحمت نہیں ملتی، بلکہ وہ دنیا کے روایتی رواجوں کے خلاف بھی ایک توانا آواز اٹھاتے ہیں۔ ان کے کلام میں وہ ان سماجی روایات کی مخالفت کرتے ہیں جو عورتوں کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم کر دیتی ہیں۔ رانا نے اپنی شاعری کے ذریعے ان باطل روایات کی بے نقابی اور عورتوں کی استحصال کی حقیقت کو عیاں کیا ہے، جو ان کی مزاحمتی روشنی کی ایک اور اہم جہت کو اجاگر کرتی ہے۔

مقدر کے لکھے کو لڑکیاں بلکل نہیں پڑھتی
وہ دیکھو ریت پر بیٹھے وہ گڑیا گھر بناتی ہے(8)

مذکورہ بالا شعر، بظاہر ایک مختصر مگر گہری نوعیت کا ہے، جس میں منور رانا نے معاشرتی سطح پر عورت کی بے بسی اور اس کے خوابوں کی عدم حقیقت پسندی کی عکاسی کی ہے۔ یہاں عورت کے خواب معاشرت کی نظر میں ریت کی عمارت کی مانند ہیں، جن کی مدت محض چند پلوں کی خواہشات کی عارضیت سے تجاوز نہیں کرتی۔

جدید معاشرے نے انسان کو بہت سی سہولتیں فراہم کی ہیں، مگر اس کے ساتھ ساتھ بہت سے اقدار سے بھی محروم کر دیا ہے۔ منور رانا ایک مزاحمت پسند شاعر ہیں، جن کی شاعری معاشرے کے ہر منفی پہلو کی جانب نشاندہی کرتی ہے۔ چاہے وہ رشتہ داری کی قدریں ہوں یا دین و مذہب کی طرف غفلت، جو موجودہ دور کے انسان کا المیہ بن چکا ہے۔ رانا نے ان مسائل کو نہایت خوش اسلوبی اور جاذبیت کے ساتھ اپنے اشعار میں بیان کیا ہے، جو ان کی ادبی بصیرت اور تنقیدی نقطہ نظر کو اجاگر کرتا ہے۔

تیمم کے لیے مٹی کا ٹکڑا تک نہیں ملتا
ابھی کل تک گھروں میں اک وضو خانہ بھی ہوتا تھا
سبھی کڑیاں سلامت تھیں ہمارے بیچ رشتوں کی
ہمیں لگتا ہے بگاہے اپنے گھر جانا بھی ہوتا تھا(9)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-17

منور رانا کی شاعری میں فرقہ پرست عناصر کے خلاف بھی مزاحمت کی جھلک ملتی ہے، جو سماج کو اندر سے کھوکھلا کر رہے ہیں۔ اگر غور کیا جائے، تو یہ حقیقت روزِ اول سے عیاں ہے کہ انسان دو طبقوں میں تقسیم ہے: ایک طبقہ حاکم اور دوسرا محکوم ہے۔ حاکم طبقے نے ہمیشہ سے اپنی حاکمیت قائم کر کے محکوم طبقے کو کچلا ہے۔ منور رانا اس تاریخی حقیقت سے پوری طرح آگاہ ہیں، اور اس لیے وہ حاکم طبقے کے سامنے بے خوف و خطر کھڑے ہو کر ان کے مظالم کو بے نقاب کر رہے ہیں۔ منور رانا لکھتے ہیں:

فرقہ پرست لوگ نہ ہوتے اگر یہاں
بلبل ہی بولتا یہاں الو نہ بولتا(10)
فرقہ پرست لوگ حکومت میں آ گئے
بلی کی منہ میں آپ نے چڑیا کو دے دیا(11)

علاوہ ازیں، منور رانا نے اپنی شاعری میں ان افراد کی زندگیوں کی تصویر کشی کی ہے جو روزانہ ظلم سہتے ہیں اور ظالموں کی چکی میں پستے چلے جاتے ہیں۔ یہ تھکے ہوئے اور کچلے ہوئے وجود آخر کار اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں، ہمیشہ کے لیے خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔ رانا نے اپنے شعری مجموعے میں ان مظلوم اور تھکا ماندہ وجودوں کی دردناک حقیقت کو منقش کرتے ہوئے، ان کی کربناک حالت پر صفحے سیاہ کیا ہے، جو ان کی ادبی بصیرت اور انسانی حالات کی گہرائی کو نمایاں کرتا ہے۔ اقتباس ملاحظہ ہو:

اک دیا گاؤں میں ہر روز بجھاتی ہے ہوا
روز فٹ پاتھ پہ اک شخص مرا ملتا ہے(12)
بازار میں عجیب کل اک حادثہ ہوا
مزدور کے پسینے کو ریشم نے پی لیا(13)
یہ لٹکے جھٹکے امیروں کے چونچلے ہیں میاں
کہیں غریبوں کے گھر میں قناعت ہوتی ہے(14)
پیٹ کی خاطر فٹ پاتھوں پر بیچ رہا ہوں تصویریں
میں کیا جانوں روزہ ہے یا میرا روزہ ٹوٹ گیا(15)

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-17

المختصر، منور رانا کے شعری مجموعے "جنگلی پھول" میں مزاحمتی عناصر کی ایک جامع اور مؤثر عکاسی ملتی ہے۔ ان کی شاعری میں حکومت وقت، عدلیہ کے کردار، اور سماجی روایات کے خلاف تنقیدی مزاحمت کی گئی ہے۔ جدید معاشرت کی موجودہ روایتوں کی نقد میں، رانا نے خواتین پر تھوپے جانے والے فیصلوں اور فرقہ واریت کے خلاف بھی مضبوط احتجاج کیا ہے۔ ان کی شاعری مختلف سطحوں پر احتجاج اور تنقید کی علامت ہے، جو ان کی ادبی بصیرت اور سماجی تنقید کی گہرائی کو نمایاں کرتی ہے۔

حوالاجات

1) سروشہ نسرین، ڈاکٹر، رانا آرٹ ایک مطالعہ، ص:103-104
4) منور رانا، جنگلی پھول، مژگاں پبلیکیشنز، توپسیا روڈ، کلکتہ، ص:34
3) ایضا، ص17
4) ایضا، ص26
5) ایضا، ص18
6) ایضا، ص26
7) ایضا، ص62
8) ایضا، ص 25
9) ایضا، ص27-28
10) ایضا، ص40
11) ایضا، ص70
12) ایضا، ص31
13) ایضا، ص139
14) ایضا، ص170
15) ایضا، ص92

Roman refrences

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-17

1)sarosha nasreen,doc,Rana Art ek motalia,p.103,104

2)Monuwar Rana,jangli phool,Mizgaan publications,Topsia road kalkata,p.34

3)Ibid,p.17

4)Ibid,p.26

5)Ibid,p.17

6)Ibid,p.26

7)Ibid,p.62

8)Ibid,p.25

9)Ibid,p.27,28

10)Ibid,p.40

11)Ibid,p.70

12)Ibid,p.31

13)Ibid,p.139

14)Ibid,p.170

15)Ibid,p.92